بزرگوں کی عزت وتکریم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! اسلامی تعلیمات مکمل طور پرادب ہی پر مبنی ہیں، اور ادب ہی کی تعلیم وتلقین کرتی ہیں، اس کارخانۂ قدرت میں جس جس کو جو جو نعمتیں ملیں ادب ہی کی بنا پر ملی ہیں، اور جو ادب سے محروم ہے حقیقتاً ایسا شخص ہر نعمت سے محروم ہے۔ شاید اسی لیے کسی نے کہا ہے کہ "با ادب بانصیب اور بےادب بے نصیب"۔ غرضیکہ ادب ہی ایک ایسی صفت ہے جو اچھے انسان کو دوسروں سے ممتاز بناتی ہے، جس طرح ریت کے ذروں میں موتی اپنی چمک اوراَہمیت نہیں کھوتا، اسی طرح مؤدَّب شخص انسانوں کے جمِ غفیر میں اپنی شناخت کو قائم ودائم رکھے رہتا ہے۔ اسلامی تاریخ کی رَوشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ حسنِ ادب ہی کے سبب

حضرت سیّدنا جبرئیل علیہ السلام "سید الملائکہ" بنے، اور بے ادبی کے باعث معلمُ الملائکہ "شیطان" بنا۔ اسی طرح کئی روایتیں اسلامی تاریخ میں دیکھی جاسکتی۔

عزیزانِ گرامی قدر! اسلام نے بزرگوں کی خدمت کا جو جامع حکم دیا ہے، اس کی مثال دنیا بھر کے دیگر مذاہب واَدیان میں نہیں ملتی، بزرگوں کی خدمت، ان کے کام آنا، ان کے مصائب وآلام کو دُور کرنا، ان کے دُکھ درد بانٹنا، ان کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور شفقت سے پیش آنا بہت بڑی نیکی اور عظیم عبادت ہے، عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت، ان کا ادب واحترام، ان کے دلوں کو فتح کرنے، اور ان سے محبت کرنا مقدّس کام، ایک اہم فریضہ اور اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے، یقیناً اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی رِضا کی خاطر ان کی خدمت کرے تو دنیا وآخرت کی کامیابی اس کا مقدَّر بن جاتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾[1] "جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ۱۰ ہیں"، دوسری جگہ فرمایا: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾[2] "جو کوئی نیکی لائے اُس کے لیے اس سے بہتر (صلہ) ہے۔ دِینِ اسلام بزرگوں کی خدمت میں بھی دیگر مذاہب سے مقدَّم ہے، بڑی عمر کے لوگوں کی خدمت ان سے

---

(۱) پ۸، الأنعام: ۱٦۰.

(۲) پ ۲۰، القصص: ۸٤.

محبت و شفقت عظیم کام اور بڑی نیکی ہے، اور دینِ اسلام نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے پر بہت زور دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾[1] "نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکل جاؤ!"۔

مصطفیٰ کریم ﷺ یتیموں، بیواؤں، کمزوروں اور مسکینوں کی مدد کے ساتھ ساتھ بڑی عمر کے لوگوں سے شفقت سے پیش آتے، اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا جو حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریبی شخصیّت تھیں، سرورِ کونَین ﷺ کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: «إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الـمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِى الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ»[2] "آپ صِلہ رحمی فرماتے ہیں، لوگوں کا بار اُٹھاتے ہیں، ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب میں مدد فرماتے ہیں"۔

تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا ومولا ﷺ لوگوں کی مدد فرمایا کرتے، اسی محبت واُلفت کے سبب لوگ جُوق دَر جُوق اسلام قبول کرتے، لہٰذا ہمیں بھی ان

---

(١) پ٢، البقرة: ١٤٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ بَدْءُ الْوَحْيِ، ر: ٣، صـ١.

کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ بزرگوں کی خدمت کا فریضہ بخوشی انجام دینا چاہیے۔

برادرانِ اسلام! اسلامی مُعاشرے میں عمر رسیدہ اَفراد خصوصی مقام رکھتے ہیں، یہ حضرات باعثِ برکت ورَحمت اور قابلِ عزّت وتکریم ہیں، رحمتِ کونین ﷺ نے بزرگوں کی عزّت وتکریم کی تلقین وتاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا»(۱) "میری امت میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے"۔ ایک دوسری حدیث میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے: «كَبِّرِ الكُبْرَ»(۲) "بڑے کے مرتبہ اور عزّت کا خیال رکھو!"۔ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا»(۳) "وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا"۔

عزیز دوستو! بزرگوں کی خدمت ہمارے لیے بے حد ضروری اور اجر وثواب کا باعث ہے، جو مؤمن مَرد وعورت نیک اَعمال بجالائے اُسے اُس کا اجر

---

(۱) "جامع الترمذي" أبوابُ البر والصلة، ر: ۱۹۱۹، صـ۴۴۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ الْأدب، ر: ۶۱۴۳، صـ۱۰۷۱.

(۳) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، بَابُ في الرَّحمة، ر: ۴۹۴۳، صـ۶۹۶.

ملے گا، اُسے جنّت میں داخل کیا جائے گا، فرمانِ خداوندی ہے: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾(۱) "جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو وہ جنّت میں داخل کیے جائیں گے، اور اُنہیں تِل بھر نقصان بھی نہ ہوگا"۔ تو معلوم ہوا کہ جیسا بوئیں گے وَیسا ہی کاٹیں گے، اچھے اعمال کی اچھی جزا اور بُرے اعمال کی بُری جزا پائیں گے، جو اِخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ وبزرگوں کی جتنی خدمت کرے گا اُتنا ہی اَجر وثواب بھی پائے گا۔

محترم بھائیو! جو شخص دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں سے بھلائی سے پیش آئے، ان کی خدمت کرے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ اسے آخرت میں اچھا بدلہ عطا فرمائے گا، اللہ رب العالمین کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾(۲) "نیکی کا بدلہ نیکی ہی تو ہے!" بزرگوں سے بھلائی کرنا دخولِ جنّت کا اَہم ذریعہ ہے، اور نیکی وبھلائی مُوجِبِ اجر وثواب اور صدقہ ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ

---

(۱) پ۵، النّسآء: ١٢٤.

(۲) پ۲۷، الرحمن: ٦٠.

مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ»[1] "ہر نیکی صدقہ ہے"۔ لہٰذا جس سے جتنا ہو سکے وہ دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ بزرگوں، عمر رسیدہ حضرات کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے۔

برادرانِ مَن! دِینِ اسلام اِنفرادیّت ورُہبانیت، تنہائی پسندی وگوشہ نشینی کے بجائے مُعاشرتی اِصلاح وتعمیر وترقی، اور بزرگوں کی خدمت کا درس دیتا ہے، اور یہ بات انسانی دلوں کو موہ کر دُکھ درد و مصیبتوں کے ہجوم سے نَجات دلاتی ہے، جو بزرگوں کی خدمت کو اپنا شِعار بنالے، اسے فاتحِ زمانہ بننے سے کوئی نہیں روک سکتا، عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت میں اجرِ عظیم اور آخرت کی کامیابی ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی ہر طرح ہر ممکن مدد وخدمت کرے، مسلمان سب ایک ہیں، کوئی کسی پر ظلم زیادتی نہ کرے، بلکہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْـمُسْلِمُ أَخُو الْـمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ، كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے، جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت وحاجت پوری کرنے کے لیے

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ٦٠٢١، صـ١٠٥٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتابُ البر والصلة، ر: ٦٥٧٨، صـ١١٢٩.

کوشش کرے، اللہ تعالی اُس کی ضرورت پوری فرمادیتا ہے، اور جو کسی مسلمان کی مصیبت دُور کرے، اللہ تعالی بروزِ قیامت اُس کی مصیبت دُور فرمائے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا"۔

برادرانِ اسلام! دیگر لوگوں پر رحم کے ساتھ ساتھ بزرگوں سے بھی رحمدلی کا سُلوک کرنا ہم پر لازم ہے، اگر آج ہم ان پر رحم نہیں کریں گے تو ہم پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا، حضرت سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ»(۱) "جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

جو جیسا بوئے گا ویسا ہے پائے گا، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّه»(۲) "جو جوان کسی بوڑھے کی عمر رسدگی کے باعث اس کی عزّت کرتا ہے، اللہ تعالی اُس جوان کے لیے کسی کو مقرّر فرمادیتا ہے جو اِس کے بڑھاپے میں اس کی عزّت کرے گا"۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ۵۹۹۷، صـ۱۰٤۹.

(۲) "جامع الترمذي" أبوابُ البر والصلة، ر: ۲۰۲۲، صـ٤٦٦.

حضرت سیّدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»[1] "یقیناً عمر رسیدہ مسلمان کی عزّت وتکریم، اللہ تعالی کی تعظیم وتکریم ہے"۔

عزیزانِ گرامی! بعض انسان اپنے اچھے کردار اور بزرگوں کی عزّت واحترام کے سبب اتنے پُرکشش ہوتے ہیں، کہ لوگوں کے دل، دماغ اور زبان اُس کی ستائش وتعریف پر مجبور ہوتے ہیں، انہی لوگوں میں ایک وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات کے بانی شیخ زاید رحمہ اللہ تعالی کی ہستی بھی ہے، جو نیک کاموں میں مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ ہیں، انہوں نے لوگوں کے لیے سہولت مہیا کرنے، ملک وقوم کی ترقی، تعلیم وتربیت اور بزرگوں کی خدمت کے لیے ہر ممکن خدمات پیش کیں، جس کے سبب آج بھی لوگ انہیں اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت کے پیچھے رِضائے الٰہی کا حصول کارفرما ہو تو وہ پائیداری اور ثبات وتسلسل کی ضمانت ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾[2] "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو، اور اپنے رب کی بندگی کرو، اور بھلے

---

(۱) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، ر: ٤٨٤٣، صـ٦٨٤.

(۲) پ۱۷، الحج: ۷۷.

کام کرو، اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو"۔ اس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں کو پنجوقتہ نمازوں کے اہتمام، بھلائی وِصلہ رِحمی اور اعلیٰ اَخلاق کا حکم دیا جارہا ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنے بزرگوں و عمر رسیدہ اَفراد کی عزّت و تکریم کی توفیق و جذبہ عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.